اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

روزنامہ الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۹۱

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۳۹ء سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج چار بجے بعد دوپہر لاہور سے روانہ ہو کر ساڑھے چھ بجے کے قریب بخیر و عافیت تشریف لے آئے حضور کی صحت کے متعلق دس بجے شب کی اطلاع منظر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی تکلیف ہے۔ اور تب رہتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج سر درد اور نزلہ کی تکلیف رہی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کرتے رہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر کہ عارف تر است ترساں تر

ہ یاد رکھنے کا مقام ہے۔ کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو۔ کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا۔ یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں۔ اور نہ صرف ان کے تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے۔ بلکہ خدا کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہو گی۔ جبکہ دلوں میں تبدیلی۔ اور خدا کا خوف ہو ورنہ ادھر بیعت کی۔ اور جب گھر میں گئے۔ تو وہی بُرے خیالات اور حالات رہے۔ تو اس سے کیا فائدہ۔ یقیناً مان لو۔ کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں۔ تو ہرگز ممکن نہیں۔ کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے۔ جو کہ اسے مصری پر چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ مگر خوف ہی ایک ایسی شے ہے کہ حیوانات کو بھی جب ہو۔ تو وُہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے۔ مثلاً بلی جو کہ دودھ کی بڑی حریص ہے۔ جب اسے معلوم ہو۔ کہ اس کے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے۔ یا پرندوں کو جب علم ہو۔ کہ اگر یہ دانہ کھایا تو جال میں پھنسے۔ اور موت آئی۔ تو وہ اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔ اس کی وجہ صرف خوف ہے۔ پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں۔ تو انسان جو عقلمند ہے۔ اُسے کس قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہیئے۔ یہ امر بہت ہی بدیہی ہے کہ جس موقعہ پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر وُہ جرم کی جرأت ہرگز نہیں کرتا۔ مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو جانے کو کہا جائے۔ تو کوئی بھی جرأت کر کے نہیں جاتا حتے کہ اگر حکام بھی حکم دیں۔ تو بھی ترساں اور لرزاں جائے گا۔ اور دل پر یہ ڈر غالب ہو گا۔ کہ کہیں مجھ کو بھی طاعون نہ ہو جائے۔ اور وُہ کوشش کرے گا۔ کہ مفوضہ کام کو جلد پورا کر کے وہاں سے بھاگے۔ پس گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔ اس کے لئے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے جس قدر خدا کی معرفت زیادہ ہو گی۔ اسی قدر خوف زیادہ ہو گا ؎

ہر کہ عارف تر است ترساں تر

اس امر میں اصل معرفت ہے۔ اور اس کا نتیجہ خوف ہے معرفت ایک ایسی شے ہے۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنےٰ ادنےٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے۔ جیسے بِسُو اور بھیڑ کی جب معرفت ہوتی ہے۔ تو ہر ایک ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے۔ کہ خدا جو قادر ہے۔ اور علیم و خبیر ہے۔ اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ اس کے احکام کے برخلاف کرتے ہیں یہ اس قدر جرأت کرتا ہے اگر سوچ کر دیکھو گے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ معرفت ہی نہ...

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء نمبر)

اہم ملکی حالات و واقعات

کانگرس انتخابات کے موقعہ پر افسوسناک واقعات

آج کل تریپوری کے مقام پر منعقد ہونے والے کانگرس کے سالانہ اجلاس کے لئے ہندوستان میں ڈیلیگیٹوں کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ گذشتہ سال جو انتخابات ہوئے تھے۔ ان سے کانگرسیوں میں ایک عام بے اطمینانی پیدا ہو گئی تھی۔ ملاپ ۱۰ جنوری کے اندازہ کے مطابق ہزاروں روپیہ ہائی کمانڈ کو شکایتی تاریں دینے پر صرف کر دیا گیا۔ سینکڑوں آدمی لاہور سے کلکتہ اور کلکتہ سے الہ آباد کانگرس لیڈروں کے پاس پہنچے۔ تا براہ راست اپنی شکایات ان کے پیش کریں۔ ان کی تحقیقات کے لئے ہائی کمانڈ نے مسٹر جے رام داس دولت رام کو تحقیقات کے لئے پنجاب بھیجا۔ انہوں نے تحقیقات کے بعد ایک الیکشن بورڈ اور ایک ورکنگ کونسل مرتب کی۔ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ اس بورڈ کے زیر اہتمام اب کے الیکشن ٹھیک طریق پر ہونگے۔ لیکن اس سال شکایات گذشتہ سال سے بھی زیادہ پیدا ہو گئی ہیں۔ مجلس آئین ساز کے انتخابات کے مواقع پر جو بے ضابطگیاں اور ناشائستہ حرکات ہوتی ہیں۔ افسوس ہے کہ یہ انتخابات بھی ان سے خالی نہیں رہ سکے۔ لاہور کے ایک پولنگ سٹیشن پر ایک شخص آیا۔ اور بیلٹ بکس ہی اٹھا کر بھاگ اٹھا۔ بڑی مشکل سے اس پر قابو پایا گیا۔ اور اس سے بکس واپس لیا گیا۔ اس کشمکش میں امیدواروں کے حامیوں میں سخت گالی گلوچ بلکہ مار پیٹ تک نوبت پہنچی۔ حتیٰ کہ چار اشخاص زخمی ہوئے۔ اور یہ حالات ایسی نازک صورت اختیار کر گئے۔ کہ پولنگ بند کرنا پڑا۔ لاہور کے ہی ایک اور پولنگ سٹیشن پر ایک نوجوان پرچی ڈالنے آیا۔ اس کے پاس قریباً سو پرچیاں تھیں جو اس نے تمام کی تمام بکس میں ڈالنے کی کوشش کی۔ اس سے اسے منع کیا گیا۔ تو اس نے بیلٹ بکس ہی اٹھا کر نہر میں پھینک دیا۔ اور تمام پرچیاں اکھاڑ کر پھینک دیں۔ چنانچہ وہاں بھی پولنگ بند کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ جعلی پرچیاں بھی ڈالی گئیں۔ ووٹروں کو کنوسیں کر کے ان سے ووٹ حاصل کرنے کی کوششیں بھی اسی طرح کی گئیں۔ جیسے سرکاری انتخابات کے مواقع پر کی جاتی ہیں۔

کانپور سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں بھی دو حریف پارٹیوں میں سخت ہنگامہ آرائی ہوئی۔ جس کی وجہ سے کئی لوگ زخمی ہوئے۔ اور مزید فساد کے احتمال کے انسداد کے پیش نظر چار پولنگ سٹیشن بند کرنے پڑے۔ اسی طرح امرتسر میں بھی سخت ہنگامہ آرائی ہوئی۔ دو پارٹیوں میں سخت گالی گلوچ کے بعد مکہ بازی ہوئی جس سے کئی لوگ زخمی ہوئے۔ اور اس قدر طوفان بدتمیزی بپا ہوا۔ کہ ایک امیدوار بطور پروٹسٹ مستعفی ہو گیا کیونکہ مخالف پارٹی نے اسے بے عزت کیا تھا۔ بٹالہ میں کوئی شخص بیلٹ بکس اور پرچیوں کی ایک کاپی اٹھا کر لے گیا۔ مجبوراً دوبارہ پولنگ شروع کیا گیا۔ لیکن پھر بعض لوگوں نے پولنگ افسر کی میز پر سے رجسٹر ممبران و دیگر دفتری کاغذات زبردستی اٹھا لئے۔ آخر مجبوراً پولنگ بند کر کے الیکشن بورڈ کو تار دیا گیا۔

کانگرسی گورنمنٹوں کے مسلمانوں پر مظالم کی تحقیقات

قارئین کرام کو علم ہے۔ کہ مسٹر جناح نے ایک بیان کے دوران میں کہا تھا۔ کہ کانگرسی گورنمنٹیں مسلمانوں پر مظالم توڑ رہی ہیں۔ اس پر پنڈت جواہر لال نہرو صاحب نے کہا تھا۔ کہ وہ ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ مسٹر جناح ان مظالم کا ثبوت پیش کرنے پر آمادہ ہوں۔ اس پر مسٹر جناح نے لکھا تھا۔ کہ اس کمیشن کا دائرہ اختیارات معین ہو جانا چاہیئے نیز یہ بھی طے ہو جانا چاہیئے۔ کہ وہ کس کے سامنے رپورٹ پیش کرے گا۔ اور اس رپورٹ کے مطابق کارروائی کون کرے گا۔ اس پر پنڈت جی نے لکھا ہے کہ اختیارات وغیرہ کی تعیین کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر ہم کسی غیر جانبدارانہ نتیجہ پر پہنچ جائیں۔ تو پھر یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں ہوگا۔ کہ اگلا قدم کیا اٹھایا جائے۔ تحقیقات کرنے والے لوگ ایسے ہونے چاہئیں۔ جو نہ لیگ سے تعلق رکھتے ہوں اور نہ کانگرس سے۔ اور وہ مظالم کے چیدہ چیدہ واقعات کے متعلق تحقیقات کریں اور یہ بھی دیکھیں۔ کہ آیا ان مظالم کی ذمہ داری گورنمنٹ پر عائد ہوتی ہے۔ یا نہیں۔ اس کے لئے وہ تمام سرکاری ریکارڈ دیکھنے کے بھی مجاز ہونگے۔ اور فی الحال یہ تحقیقات صرف یو پی کے بعض واقعات تک محدود رکھی جائے۔ تا خلط مبحث نہ ہو۔

لواری حج کی ممانعت

صوبہ سندھ میں ایک پیر صاحب ہیں جنہیں پیر لواری کہا جاتا ہے۔ ان کے مریدوں کی تعداد بہت ہے جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ حج کا ثواب ان کے دربار میں حاضر ہو کر حاصل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ہزاروں جاہل مرید ایام حج میں زیارت بیت اللہ سے مشرف ہونے کے بجائے ان کی قدمبوسی کو کافی سمجھتے ہیں اس لئے حج کے دنوں میں لواری میں بہت بڑا اجتماع ہو جاتا تھا۔

گذشتہ سال مسلمانوں کی طرف سے اس کی سخت مخالفت کی گئی۔ حتیٰ کہ اسے روکنے کے لئے سول نافرمانی کی گئی تھی۔ جس میں قریباً تین سو رضاکار قید ہوئے تھے۔ اس سال سول نافرمانی کی تیاریاں بہت زور شور سے ہو رہی تھیں۔ اور متعدد وفود سندھ کے وزیر اعظم اور وزیر خزانہ کی خدمت میں یہ درخواست لے کر حاضر ہوئے تھے۔ کہ اس مصنوعی حج کو قانوناً روک دیا جائے۔ چنانچہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت سندھ نے اس اجتماع کی ممانعت کر دی ہے۔

سیاسیات سندھ میں تغیر

سندھ اسمبلی کی اپوزیشن کے لیڈر مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ صاحب نے ۹ جنوری کو اسمبلی میں اعلان کر دیا۔ کہ اب وہ حزب مخالف کے لیڈر نہیں رہے۔ اور وزارت پارٹی سے مل گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مسلم لیگ پارٹی نے انہیں یقین دلا دیا تھا۔ کہ اگر موجودہ وزارت ٹوٹ بھی گئی۔ تو انہیں وزیر اعظم نہیں بنایا جائے گا۔ بلکہ مسٹر جی ایم سید کو وزیر اعظم مقرر کیا جائے گا۔ موجودہ وزیر اعظم نے وزارت کو زیادہ وسیع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ اب تین کے بجائے چھ وزیر ہونگے۔ اور مسٹر غلام حسین صاحب کو وزارت میں شامل کیا جائے گا۔

اس تبدیلی کی وجہ سے سندھ اسمبلی میں کانگرس پارٹی کی کمر ہمت ٹوٹ گئی ہے۔ کیونکہ وزیر اعظم کو اس کی امداد کی احتیاج باقی نہیں رہی۔ اس لئے انہوں نے کانگرس پارٹی کے لیڈر کو لکھ دیا ہے کہ گورنمنٹ تشخیص مالیہ کی سکیم کے کسی حصہ کو بھی ملتوی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ ساری سکیم کو ابھی نافذ کرے گی۔ نیز لکھا ہے کہ میں اس مسئلہ پر کسی پارٹی یا گروپ سے کسی قسم کا سودا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں

سندھ کی وزارت پارٹی ایک عرصہ سے سخت کشمکش میں مبتلا تھی مسلم لیگ پارٹی اس کے خلاف تھی۔ اور کانگرس پارٹی اپنی امداد کو بعض ایسے شرائط کے ساتھ مشروط کر رہی تھی۔ جو وزیر اعظم ماننے کو تیار نہ تھے۔ ان شرائط میں سے ایک اہم شرط اسی سکیم کا التواء تھی۔ باہمی تصفیہ کی کوششیں عرصہ سے جاری تھیں حتیٰ کہ صدر کانگرس اور مولانا ابو الکلام آزاد کراچی آئے تھے۔ وزیر اعظم بھی واردھا پہنچے۔ لیکن اس تمام آمد و رفت کے باوجود ابھی تک کوئی سمجھوتہ نہ ہو سکا تھا۔ مگر اب اپوزیشن کے لیڈر نے خود وزارت پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ وزارت پارٹی کانگرس پارٹی کی امداد سے بے نیاز

پنجاب کی مصنوعات کی خرید و فروخت

جوائنٹ ڈیویلپمنٹ بورڈ پنجاب نے صوبہ کی مصنوعات کی خرید و فروخت کے سوال کی تحقیقات کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ سب کمیٹی مذکور ایک ابتدائی اجلاس منعقد کر چکی ہے اور اس نے صوبہ کی مختلف مصنوعات کے متعلق ایک فہرست سوالات مرتب کی ہے۔ تاکہ جو جواب موصول ہوں۔ ان سے جہانتک ممکن ہو معلومات حاصل اور فراہم کی جائیں۔ جو صنعتیں تحقیقات کے لئے منتخب کی گئی ہیں انہیں حسب ذیل عنوانات کے ماتحت تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ پارچہ بافی۔

۲۔ دھات کے سامان کی صنعت۔

۳۔ چوبی کام۔

۴۔ چمڑے کا کام۔

۵۔ کیمیائی اشیاء کی صنعت

۶۔ خوراک کے سامان کی صنعت۔

۷۔ متفرق۔

پارچہ بافی اور دھات کے سامان کی صنعت کے متعلق کام شروع کیا جا چکا ہے۔ ارادہ یہ ہے کہ جونہی ان سوالات کے جوابات کے ذریعہ کچھ معلومات فراہم ہوں۔ سب کمیٹی مذکور کے منتخب ممبر صوبہ کے بڑے بڑے مرکزوں کا دورہ کریں۔ موقع پر ان حالات اور طریقوں کا مطالعہ کریں۔ جن کے ماتحت مختلف صنعتوں کے متعلق کام کیا جا رہا ہے۔ اور جو سامان کی پیداوار تقسیم اور اسے معیار کے مطابق تیار کرنے میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ اگر ضروری ہوا تو سب کمیٹی مذکور ان اشخاص کی شہادت بھی قلمبند کرے گی۔ جو ان مصنوعات کی پیداوار اور تقسیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ تحقیقات کو کامیابی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سامان تیار کرنے والوں کا تعاون لازمی ہے لہذا ان اصحاب اور دیگر ماہرین صنعت سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ سب کمیٹی کے ساتھ شرکتِ عمل سے کام لیں۔ فہرست سوالات کی نقول۔ اور سب کمیٹی کے کام کی تفاصیل اس کے سیکرٹری مسٹر ویر بھان زسٹ اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ جو ہر ایسی تجویز کے لئے مشکور ہوں گے جو سامان تیار کرنے والے اور ماہرین صنعت صوبہ کی مصنوعات کی خرید و فروخت کے مسئلہ کے متعلق پیش کرنا چاہیں۔

محکمہ اطلاعات پنجاب

جلسہ سالانہ کے بعد احباب و عہدہ داران جماعت کی ذمہ واری

الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ بفضلہ تعالےٰ خیر و خوبی سے ختم ہو چکا ہے۔ لیکن اب احباب و عہدہ داران جماعت کو یہ نہ سمجھ لینا چاہیئے کہ بعد اختتام جلسہ وہ اپنی ذمہ واری سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ بلکہ اب جلسہ سالانہ کے لئے جو اشیاء اور اجناس خوردونوش وغیرہ خرید کی گئی تھیں۔ ان کے حسابات چکائے جانے ہیں۔ اور ان کے حسابات تب ہی ادا کئے جا سکتے ہیں۔ جبکہ تمام جماعتوں سے چندہ جلسہ سالانہ کی جو رقم بشرح دس فیصدی مقرر کی گئی تھی۔ وصول ہو جائے ابھی بہت سی جماعتوں سے جلسہ سالانہ کا چندہ پورا وصول نہیں ہوا۔ اور بعض کی طرف سے بالکل وصول نہیں ہوا۔ اس لئے احباب و عہدہ داران جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنا اور اپنی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ بہت جلد وصول کر کے بھجوائیں۔ تا جلسہ سالانہ کے اخراجات ادا کئے جا سکیں۔

اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے کہ گذشتہ مجلس مشاورت پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ جلسہ سالانہ کو بھی لازمی قرار دے دیا ہوا ہے۔ پس جب تک ہر ایک جماعت سے مطابق بجٹ چندہ جلسہ سالانہ کی رقم وصول نہ ہو جائے۔ وہ اپنی ذمہ واری سے سبکدوش نہ ہو سکے گی۔

ناظر بیت المال قادیان

فارم ۴

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ سوہنا ولد الہ دین ذات جٹ سکنہ کوٹلی لوہاراں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی کیسر سنگھ وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو تمہیں قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۹/۳/۲۲ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۹/۳/۲۲ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز تم جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات مشمولہ بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر تم اپنے دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۹/۳/۲۲ کی جائے گی جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۶ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب شو دیو سنگھ صاحب بہادر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین۔ مصالحتی بورڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

بورڈ کی مہر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

سلہٹ ۹ جنوری حکومت آسام نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسجدوں اور عبادت خانوں کے سامنے نماز اور عبادت کے اوقات میں باجہ بجانا ممنوع ہے۔ یہ احکام عنقریب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو بھیج دئے جائیں گے۔

بیت المقدس ۷ جنوری فلسطین کے ایک اخبار کا اندازہ ہے کہ ۱۹۳۸ء کے دوران میں فسادات فلسطین کے نتیجہ میں ۲ ہزار آدمی ہلاک اور ایک ہزار سات سو سے زائد اشخاص مجروح ہوئے۔ ہلاک شدگان میں ۴۸۶ عرب شہری ایک ہزار ایک سو اٹھائیس مجاہدین اور ۲۹۲ یہودی ہیں۔

نئی دہلی ۹ جنوری یہاں کے سرکاری حلقوں میں یہ خیال زور پکڑ رہا ہے کہ چین و جاپان کی جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ حالات بالخصوص تجارتوں کی روکاوٹوں کی وجہ سے اب یہ بات بحد ضروری ہو گئی ہے۔ کہ چین اور برما کے درمیان ریلوے لائن کا سلسلہ بہت جلد قائم ہو جائے۔

شیلانگ ۹ جنوری معلوم ہوا ہے۔ کہ سال ۱۹۳۹-۴۰ء کے آسام اسمبلی کے بجٹ میں ۱۵ لاکھ روپیہ کے قریب خسارہ ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بجٹ میں قبائلی لوگوں کی تعلیم کے متعلق جامع سکیم اور دیگر قومی تعمیری سکیموں کے لئے بھاری رقمیں منظور کی گئی ہیں۔

کوئٹہ ۹ جنوری گردو نواح کے مقامات سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حال ہی میں زلزلہ کے چار تکا تار جھٹکے محسوس کئے گئے جن میں سے بعض خفیف اور بعض شدید نوعیت کے تھے جھٹکوں کے ساتھ گڑگڑاہٹ کی آواز بھی آتی۔ دروازے اور کھڑکیاں ہلتی رہیں۔ اور میزوں پر پڑی ہوئی اشیاء نیچے گر پڑیں۔ بے شمار کچے مکانات میں شگاف پڑ گئے ہیں۔ اتلاف جان کی ابھی تک کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

کانپور ۹ جنوری وزیر اعظم یو پی نے اعلان کیا ہے۔ کہ نئے مالی سال کے آغاز سے بعض نئے صوبوں میں امتناع مسکرات کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا۔

کراچی ۹ جنوری سندھ اسمبلی میں دریافت کیا گیا کہ آیا یہ درست ہے کہ سندھ اسمبلی کے کانگرسی ممبروں پر خفیہ پولیس نگرانی رکھتی ہے۔ اور اس سلسلہ میں اپنی رپورٹ پیش کرتی ہے۔ اور آیا اسمبلی کے کانگرسی ممبروں کی تقریروں کے نوٹ پولیس لیتی اور اپنی رپورٹ پیش کرتی ہے۔ مگر وزیر اعظم نے ان سوالات کا جواب دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ان کا جواب دینا مفاد عامہ کے منافی ہے۔

کراچی ۹ جنوری آج صبح کراچی کے سابق میئر کے علاوہ ۹ یورپین و ہندوستانی تاجروں اور مقامی پورٹ ٹرسٹ کے ملازمین کے خلاف قابل ضمانت وارنٹ جاری کئے گئے جس کی وجہ سے شہر میں ہیجان کی لہر دوڑ گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ وارنٹ ان کے خلاف پورٹ ٹرسٹ میں فریب دہی کے الزام میں جاری کئے گئے ہیں۔

کلکتہ ۹ جنوری آج صبح باٹا شو فیکٹری کے ہڑتالی مزدوروں پر جنہوں نے گزشتہ بدھ سے ہڑتال کر رکھی ہے۔ پولیس کو گولی چلانی پڑی جس کے نتیجہ میں دو اشخاص مجروح ہوئے علاوہ ازیں نصف درجن مزدور پولیس کے لاٹھی چارج سے زخمی ہوئے۔ اب تک ۱۴ ہڑتالی مزدور گرفتار کئے گئے ہیں۔

مدراس ۹ جنوری ہندی کے حامیوں اور مخالفوں کے درمیان کل رولیو برم کے مقام پر ہندی کے جبری نفاذ کے موضوع پر زبردست فساد ہو گیا جس میں چار آدمی مجروح ہوئے۔

الموڑہ ۹ جنوری یہاں کے چار سو کسان پانچ سو میل کے سفر پر پیدل روانہ ہو گئے ہیں تاکہ پراونشل کانگرس کمیٹی اور وزراء کے سامنے اپنی شکائتیں بیان کریں۔

قاہرہ ۸ جنوری معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کانفرنس لنڈن کے لئے عربی وفد کی روانگی میں کافی تاخیر ہو جائیگی کیونکہ فرانسیسی حکومت نے مفتی اعظم سے ملاقات کرنے پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ مفتی اعظم اسوقت لبنان میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

بہاولپور ۹ جنوری نواب صاحب بہاولپور نے حکم دیا ہے۔ کہ جملہ آنریری مجسٹریٹ ریاست بہاولپور یکم جنوری ۱۹۳۹ء سے اپنے فرائض سے سبکدوش کئے جائیں۔

رنگون ۹ جنوری رنگون میں فوج اور مسلح پولیس کی امداد پھر طلب کی گئی ہے اور شہر میں کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔ نیز بازاروں اور سڑکوں میں پانچ پانچ سے زیادہ آدمیوں کا اجتماع ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ ان تازہ انتظامات کی وجہ یہ ہے۔ کہ گزشتہ دو دن سے رنگون کے مختلف حصوں میں سول نافرمانی کی گئی۔ نیز باہر کے علاقوں سے قریباً ۲ ہزار آدمی بھوک ہڑتال اور مظاہرہ کرنے کے لئے شہر میں آ گئے تھے۔

لنڈن ۹ جنوری کل مسٹر چیمبرلین اور لارڈ ہیلیفکس سفر روما کی غرض سے پیرس جائیں گے تاکہ سائنور مسولینی کی ملاقات سے پہلے موسیو دلادیہ اور موسیو بونے سے مبادلۂ افکار کریں۔

برلن ۹ جنوری رومانیہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حکومت رومانیہ نے جرمنی کو بعض خاص مراعات دی ہیں۔ چنانچہ آئندہ سرکاری خط و کتابت میں رومانین زبان کے ساتھ جرمن زبان بھی مستعمل ہوگی۔ اسی طرح جن جرمن افسروں کو ملازمتوں سے الگ کر دیا گیا تھا۔ انہیں دوبارہ ملازمتیں دے دی جائیں گی۔

لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سلطان ابن سعود نے صدر امریکہ کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے۔ جس میں اس امر پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ کہ فلسطین کا مسئلہ مقامی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ تمام عربی ممالک سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔

ٹریونڈرم ۹ جنوری وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو اور لیڈی لنلتھگو آج ٹراونکور کے دورہ سے فارغ ہو کر ٹراونکور پہنچے اسجگہ لنچ تناول کرنے کے بعد آپ ٹراونکور کے صدر مقام ٹریونڈرم کو روانہ ہو گئے۔

لنڈن ۹ جنوری برلن کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ہر ہٹلر نے جرمنی ائر فورس کو حکم دے رکھا ہے۔ کہ وہ موسم بہار میں کسی ہنگامہ کے لئے تیار رہیں۔ اسوقت جرمنی میں ایک ہزار ہوائی جہاز ہر ماہ تیار ہو رہے ہیں۔ اور چالیس ہزار مزدور فیکٹریوں میں کام کر رہے ہیں۔

لنڈن کی ایک اطلاع ہے کہ جرمنی اور اٹلی سپین کی جنگ میں عدم مداخلت کے اعلان کے باوجود خفیہ طریق پر فرانکو کی مدد کر رہے ہیں۔

لاہور ۹ جنوری پچھلے دنوں خبر شائع ہوئی تھی کہ اسمبلی کے چار ہریجن ممبر یونینسٹ پارٹی سے الگ ہو گئے ہیں۔ آج اس کی تصدیق ہو گئی چنانچہ آج اسمبلی کے اجلاس میں وہ چاروں یونینسٹ بنچوں کو چھوڑ کر اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے

لاہور ۹ جنوری پنجاب اسمبلی کے سپیشل سیشن میں آج پہلے ہی دن ہنگامہ ہو گیا۔ دیوان چمن لال اور سر سکندر حیات خان وزیر اعظم کے درمیان دو معاملات میں زبردست جھڑپ ہو گئی۔

بمبئی ۹ جنوری سر اے۔ ایچ غزنوی آج یہاں آئے اور ایک انٹرویو میں انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا۔ کہ مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت تسلیم نہ کرنے میں کانگرس غلطی کر رہی ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز ارشاد

تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانی میں احباب اس لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ کہ ان کا نام جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج کے پانچہزار سپاہیوں میں آ جائے۔ وہاں سابقون میں بھی ہو جائے۔ علاقہ جموں و کشمیر کے ایک دوست جنہوں نے سال چہارم کے شروع میں ہی آئندہ دس فی صدی کمی کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ سال پنجم کے اعلان کا خطبہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء پڑھنے کے بعد آئندہ سال بسال دس فی صدی کمی نہیں کریں گے۔ بلکہ سال بسال دس فی صدی بفضل خدا اضافہ کرتے چلے جائیں گے۔ وہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا اب ہر سال وعدہ کرنا ضروری ہے۔ نیز یہ کہ سات سالہ دور کا اعلان پڑھ کر دل کو خوشی ہوئی۔ مگر نیت کی خرابی سے نہیں۔ یوں ہی خیال گزرا کہ مثل ہے

سامان سو برس کا کل کی خبر نہیں

کیا ہم سات سالہ دور کی دوڑ میں انتہا کو پہونچیں گے۔ یعنی سات سال کی تکمیل دیکھیں گے۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالے کا ایمان بڑھانے والا ارشاد یہ ہے

"سال بسال ہی وعدہ کرنا چاہیئے۔ باقی ہماری عمروں کا سوال نہیں۔ سوال تو خدا تعالےٰ کے کام کا ہے۔ جو لوگ بدر میں شہید ہوئے۔ انہوں نے کامیابی نہ دیکھی۔ مگر خدا نے شہید نام دے کر بتلا دیا۔ کہ وہ کامیابی دیکھ رہے ہیں"۔

جن جماعتوں اور افراد نے تحریک جدید سال پنجم کے وعدے حضور کے پیش نہیں کئے۔ اب انہیں فوری توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے صرف جنوری کے دن ہیں۔ پس کارکنان خاص توجہ کریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

مسجد مبارک کے متعلق الہام کی تصحیح

کل کے اخبار الفضل میں میرا ایک نوٹ مسجد اقصےٰ اور مسجد مبارک کے چندہ کی تحریک کے لئے شائع ہوا ہے۔ اس میں کاتب صاحب کی غلطی اور مصحح صاحب کی سہل انگاری سے مسجد مبارک کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام غلط چھپ گیا ہے۔ چونکہ اس الہام کے متعلق بہت سے دوست غلطی کھاتے ہیں اس لئے اسے صحیح صورت میں شائع کیا جاتا ہے۔ تاکہ آئندہ غلطی نہ ہو۔ اصل الہام یہ ہے

مُبَارَكٌ وَمُبَارِكٌ وَكُلُّ اَمْرٍ مُبَارَكٍ يُجْعَلُ فِيْهِ

یعنی پہلے مبارک کی ر پر زبر ہے دوسرے کی ر کے نیچے زیر ہے اور تیسرے پر پھر زبر ہے۔ علاوہ ازیں پہلے دو مبارک کے ک کے اوپر رفع کی تنوین ہے اور تیسرے مبارک کے نیچے تنوین ہے۔ اور یجعل کا لفظ بصیغہ مجہول ہے۔ اور معنی اس الہام کے یہ ہیں کہ

"یہ مسجد نہ صرف خود برکت والی ہے یعنی برکت یافتہ ہے بلکہ برکت دینے والی بھی ہے۔ یعنی برکت دہندہ ہے۔ اور اس مسجد میں ہر قسم کے برکت والے کام ہوتے رہیں گے"۔

امید ہے آئندہ دوست اس الہام کو اچھی طرح یاد رکھیں گے۔ اور اس کے متعلق کسی غلطی میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر تعلیم و تربیت

احباب وی پی وصول فرمالیں

جن خریداران کا چندہ ۲۰ جنوری سے قبل کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۱۰ جنوری کو وی پی کر دیئے گئے ہیں۔ جن احباب نے ۱۰ جنوری سے قبل دفتر ہذا میں اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ دفتر محاسب ارسال کر دیا تھا یا وی پی روکنے کے لئے دفتر کو اطلاع دے دی تھی۔ ان کے وی پی روک لئے گئے ہیں۔ دوسرے تمام احباب کو جن کی خدمت میں وی پی پہونچیں چاہیئے کہ وہ انہیں وصول فرمالیں۔ مینیجر

معلمین کی ضرورت

بعض جماعتوں میں ایسے احباب کی خدمات کی ضرورت رہتی ہے جو دینی مسائل سے واقف ہوں۔ تاکہ جماعت میں ٹھہر کر تعلیم اور تربیت کا کام کر سکیں چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کو تعلیم دے سکیں۔ احباب جماعت کو دین سے واقف کر سکیں۔ اور دینی روح کو ان کے اندر پیدا کر سکیں۔ ایسے دوست جو اس قسم کی خدمات بجا لانے کے لئے تیار ہوں۔ خواہ قادیان میں تشریف رکھتے ہوں یا بیرونی جماعتوں میں جلد سے جلد نظارت تعلیم و تربیت میں درخواست کریں۔ اور تحریر فرمائیں کہ کن شرائط پر وہ کسی جماعت میں ٹھہر کر کام کر سکتے ہیں تاکہ ضرورتمند جماعتوں کے ساتھ ان کا سمجھوتہ کرایا جا سکے۔ ناظر تعلیم و تربیت

قابل توجہ جماعتہائے ضلع ہوشیارپور

ضلع ہوشیارپور کی ذیل کی جماعتوں میں دورہ کرنے کے لئے مولوی عطاء اللہ صاحب عرف نبی بخش صاحب ساکن اجبیر کو نظارت ہذا کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ دورہ ماہ مارچ ۱۹۳۹ء میں ہوگا۔ جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ نماز وغیرہ مسائل اچھی طرح سے یاد کر چھوڑیں جن کے متعلق پہلے سے ہدایت دی جا چکی ہے۔ جماعتوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ بیرم پور۔ حضریدیال۔ پھمبیاں۔ رشام چوراسی۔ سٹھیانہ۔ اہرانہ۔ بھگلانہ۔ سرشت پور۔ کاٹھاں۔ جہت پور۔ گھسیٹ پور۔ عالم پور۔ ٹانڈہ

ناظر تعلیم و تربیت

حصہ آمد میں اضافہ

شیخ غلام محمد صاحب لدھیانوی حال تھانہ ملال والہ ضلع فیروز پور نے اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ اب انہوں نے ماہ مارچ ۱۹۳۹ء سے ۱/۳ حصہ ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء سکرٹری بہشتی مقبرہ

دعا کے لئے درخواست

میرا لڑکا ڈاکٹر محمد یعقوب خان گزشتہ سال سے اعلےٰ تعلیم کے لئے ولائت گیا ہوا ہے میں نے اس کے لئے دعا کی تحریک کی تھی اور اللہ تعالےٰ کے خاص فضل و احسان سے اس نے گزشتہ ماہ جولائی میں .M.B.R کی ڈگری اعلےٰ نمبروں پر حاصل کر لی ہے۔ اب وہ مزید اعلےٰ ڈگری .R.C.P. M کے امتحان کی تیاری کر رہا ہے۔ جو ۱۰-۱۱-۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء کو ہوگا۔ اور یہ امتحان سخت مشکل ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ اسے بھی اعلےٰ کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبد الرشید تاجر و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بٹالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

اسلام کے ظاہری غلبہ کیلئے تین سو سال کا زمانہ

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے اعتراض کا جواب

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے عیسائی رسالہ "المائدہ" لاہور کی ایک طویل عبارت مشتمل بر ادعاء الوہیت مسیح نقل کر کے لکھا ہے:۔ "قادیان کا راستہ بہت صاف اور سیدھا تھا۔ مگر ایسی مسیحی تحریروں نے اس کے نشانات بالکل مٹا دیئے" (اہلحدیث ۶ جنوری ۱۹۳۹ء)

پھر اس کی تفصیل یوں بیان کی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غلبہ اسلام کا دعوےٰ فرمایا تھا۔ لیکن ہنوز عیسائی ربنا المسیح کہتے سنائی دیتے ہیں۔ اس اعتراض کو درج کر کے خود ہی مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔ "ممکن ہے آپ لوگوں کی طرف سے یہ جواب دیا جائے۔ کہ مرزا صاحب نے دلائل ظاہرہ سے الوہیت مسیح کو فنا کر دیا عیسائی لوگ اس غلط عقیدہ کو نہ چھوڑیں تو قصور ان کا ہے۔ مرزا صاحب کی زبان پر اس کے جواب میں یہ شعر جاری ہوگا ؎

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نہ شد اسرار جو

یا آپ دوسرا جواب یہ دیں۔ کہ آئندہ تین سو سال تک مسیح کی الوہیت مٹ جائے گی۔ تو اس کا جواب وُہی ہے۔ جو مرزا غالب مرحوم نے کہا تھا۔ ؎

کون جیتا ہے اس زلف کے سر ہونے تک"

مولوی صاحب نے اس عبارت میں احمدیہ جوابات پر جو اعتراض کئے ہیں۔ ان کی تردیدگی محتاج بیان نہیں۔ ہر عقلمند پر ان کا بے بنیاد ہونا واضح ہے۔ ابطال الوہیت مسیح از رُوئے دلائل ہو چکا۔ اب عیسائی پادری بھی محسوس کرتے ہیں۔ اور اسلام کے ظاہری غلبہ کے لئے تین سو سال کا عرصہ بطور پیشگوئی مقرر ہو چکا ہے۔ اور اس غلبہ کے آثار نمایاں نظر آ رہے ہیں باقی مولوی ثناء اللہ صاحب اس وقت تک زندہ رہیں گے یا نہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ لیکن اس بنا پر انہیں تکذیب کا حق نہیں۔ ورنہ قرآن مجید کی وُہ پیشگوئیاں جو آج متحقق ہو رہی ہیں۔ اور جو قیامت تک پوری ہوں گی نیز مابعد قیامت کے حالات۔ کیا ان تمام کے متعلق کفار و مشرکین مولوی صاحب کی زبان میں یہ کہہ سکتے تھے ؎

کون جیتا ہے اس زلف کے سر ہونے تک

اگر ان کا تکذیب کرنا جائز نہ تھا۔ تو مولوی صاحب بھی شوق سے اس تک بندی سے فائدہ اٹھائیں۔ لیکن اگر اس وقت ان کی تکذیب انہیں آسمانی مواخذہ سے نہ بچا سکتی تھی۔ تو آج مولوی صاحب کو بھی اس اعتراض سے مطمئن نہ ہونا چاہیئے مَتٰی ھٰذَا الْفَتْح کہہ کر تمسخر کرنے والے پہلے ذلیل ہوتے رہے ہیں اور اس دور میں بھی ذلیل ہو کر رہیں گے۔

تین سو سال والے جواب کے متعلق مولوی صاحب نے ایک اور بات بھی پیش کی ہے۔ جو قابل توجہ ہے۔ لکھتے ہیں کہ تم لوگوں کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت منہاج نبوت پر ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال یہ تھا کہ:۔

"جو روشنی (دینی کیفیت) حضور کی زندگی میں تھی۔ وُہ آپ کے انتقال کے بعد آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی۔ چنانچہ آپؐ نے خود بھی فرمایا۔ کہ تیس سال کے بعد یفشوا الکذب جھوٹ پھیلنا شروع ہو جائے گا۔ واقعات نے اس حدیث کی تصدیق کر دی"

پھر اسی سلسلہ میں لکھتے ہیں:۔

"تین سو سال کے عرصہ میں تو خلافت اسلامیہ بھی ضعیف ہو کر فنا کے قریب پہونچ گئی تھی۔ پھر ظل نبوت محمدیہ (نبوت قادیانیہ) کو یہ طاقت کیسے ہو جائے گی۔ کہ وہ تین سو سال گزرنے پر الوہیت مسیح کا ابطال کر سکے۔ کون عقلمند کہہ سکتا ہے کہ جو کام شباب (جوانی) میں نہ ہو سکا۔ وُہ شیب (بڑھاپے) میں ہو جائے گا؟"

یہ بالکل صحیح ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی وفات کے بعد وہ روحانی کیفیت مجموعی طور پر گھٹنا شروع ہو جاتی ہے۔ جو ان کی عین حیات میں ہوتی ہے۔ انوار و برکات کی بارشیں اجتماعی رنگ میں کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ مگر یہ درست نہیں کہ نبیوں کی بعثت کی غرض ہی فوت ہو جاتی ہے۔ کیا کوئی مسلمان مان سکتا ہے۔ کہ تیس سال کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی تاثیرات ختم ہو گئی تھیں؟ بلکہ بات یہ ہوتی ہے۔ کہ چونکہ اس وقت الٰہی سلسلہ عروج پر ہوتا ہے۔ لوگ بکثرت اس میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کی تربیت میں کمی کے باعث بہت سے افراد اس نبی کی تعلیم کے پورے نقوش اپنی زندگی میں ظاہر نہیں کرتے۔ ورنہ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ اسلام کے دور اول کے تیس برس کے بعد بھی اسلام میں بے نظیر درخشندہ گوہر پیدا ہوئے ہیں۔ اور تابعین نے بھی اسلام کی وُہ عظیم الشان خدمات کی ہیں۔ کہ رہتی دُنیا تک وہ حسن ان کا نام عزت و عظمت سے لیں گے یفشو الکذب میں صرف اضمحلال کے شروع ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ ورنہ اہل حدیث کہلانے والے تو نرے اہل الکذب ہوں گے۔ کیونکہ احادیث کی موجودہ تدوین ہی اس زمانہ کے بہت بعد ہوئی ہے۔ درحقیقت شجر اسلام کے مستحکم ہونے کا زمانہ ابتدائی تیس سال تھے۔ اور اس کی شاخوں کے اکناف عالم میں پھیل جانے کی مدت خیر القرون یعنی تین صدیاں تھیں۔ چنانچہ اسی زمانہ میں ایثار پیشہ مسلمان محمدی امانت کو لے کر دُنیا کے گوشوں میں پھیل گئے تھے۔ احمدیت یعنی اسلام کے دور ثانی میں بھی یہی ہو رہا ہے۔ یہ دور چونکہ جمالی دور ہے۔ اس لئے پہلا غلبہ دلائل کی رُو سے ہوا ہے۔ اور ظاہری غلبہ کے لئے منہاج نبوت پر تین سو سال کا زمانہ مقرر کیا گیا ہے۔ هٰذِهٖ سُنَّةُ اللّٰهِ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا

شباب اور شیب کے متعلق میں یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ قوموں اور جماعتوں کا شباب تیس سال نہیں ہُوا کرتا۔ اور ہم یہ نہیں کہتے کہ تین سو سال گزرنے کے بعد ظاہری غلبہ ہوگا بلکہ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ اس غلبہ کی بنیادی اینٹ تو ابھی رکھ دی گئی ہے ہاں عمارت کی تکمیل تین صدیوں کے اندر اندر ہو جائیگی۔ خواہ پہلی صدی میں ہو یا دوسری میں یا تیسری میں بہرحال اس عرصہ میں مکمل ہو جائیگی۔ اور یہ سارا زمانہ ہمارے شباب کا زمانہ ہے بڑھاپے کا نہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ المائدہ میں کسی عیسائی کا مضمون الوہیت مسیح پر دیکھ کر مولوی صاحب کو یہ نہ کہنا چاہیئے۔ کہ "قادیان کا راستہ بہت صاف اور سیدھا تھا۔ مگر ایسی مسیحی تحریروں نے اس کے نشانات بالکل مٹا دیئے ہیں"۔ کیا اس قسم کی تحریروں سے جو محض خس و خاشاک

مطالبات تحریک جدید

الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر کی جلسہ سالانہ کی تقریر

۲- امانت

مسلمانوں میں ایک طبقہ ایسے لوگوں کا ہے جو اپنا روپیہ محفوظ امانت میں رکھنے کا متمنی ہے۔ اور منشائے الٰہی بھی ہے کہ مومن عیسائیوں کی طرح صرف آج کی روٹی ہی نہ مانگے۔ بلکہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد یعنے ہر نفس سوچے کہ اس نے کل کے لئے کیا جمع کیا ہے۔ اور اس طرح اپنی آمد کا ۱/۴ سے ۱/۲ تک کفایت کے ذریعہ بچایا ہوا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں جمع کرا دے جو جمع بھی رہے گا اور تین سال کے بعد واپس ملے گا۔ اور اس سے جیسا کہ تجربہ ہوا ہے سلسلہ کو بھی فائدہ پہونچیگا۔ اور یہ ہم خرما و ہم ثواب کام دین و دنیا کی بہتری کا موجب ہوگا۔

۳- گندے لٹریچر کا جواب تجارتی نقطۂ نگاہ سے

جن واقعات نے حضرت امام المسلمین کو تحریک جدید کی طرف متوجہ کیا۔ ان میں سے ایک عدوان احمدیت کا تیار کردہ گندہ لٹریچر ہے۔ جس کے ذریعہ احمدیت سے حسن ظن رکھنے والے لوگوں کو سلسلہ سے بدظن کر کے گمراہ کیا گیا ہے۔ اور ان کی مذہب سے ناواقفیت اور سادگی سے ناجائز فائدہ اٹھایا گیا ہے۔ جیسا کہ قادیانی مذہب مؤلفہ پروفیسر برنی و ہز ہولی نس His Holiness وغیرہ تالیفات اور انکی کثیر مفت اشاعت سے ظاہر ہے ان کے جواب ایسے طریق پر لکھے جائیں کہ زہریلے اثرات کو دور کریں۔ اور خوب فروخت ہوں۔ فروخت کتب و اخبارات کے متعلق جو عذرات احباب بیان کرتے ہیں۔ ان کو سکندر آباد میں جناب عبدالغفور صاحب نے سکندر آباد دکن میں اور قادیان میں مولوی عبدالقدوس مالاباری نے غلط ثابت کر دیا ہے۔ اول الذکر ریلوں میں سیٹھ عبداللہ بھائی کی شائع کردہ کتب فروخت کر کے قریباً سو روپیہ ماہوار پیدا کرتے ہیں۔ اور موخر الذکر نے اخبارین فروخت کر کے اپنی غربت و مسکنت کو دور کیا۔ اور حالت کو بہتر بنا لیا ہے پس اہل علم دوست پبلک کے مذاق کے مطابق لٹریچر تیار کریں۔ سلسلہ کی خدمت کریں۔ اسلام کی خدمت کریں۔ اور بیکار دوست انکو فروخت کریں۔

۴- تبلیغ بیرون ہند

دنیا مسیح موعود کے پیغام کی منتظر ہے مشرق سے روحانیت کا آفتاب طلوع ہو چکا ہے۔ اس روشنی سے فائدہ اٹھاؤ روشن بنو اور روشن بنانے کے لئے حضرت امیرالمومنین کے ارشاد کے ماتحت دنیا میں پھیل جاؤ۔ ہندوستان کا مارواڑی ریگستان راجپوتانہ سے لٹیا ڈوری لے کر نکلا اور نکلتا ہے ملک کے پورب و دکن میں وہ خاص طور پر کروڑپتی ہو چکا ہے۔ سندھی ہندو سواحل ہائے ایشیا و افریقہ پر اور شمالی امریکہ و مغربی افریقہ میں اور افریقہ سوا و یورپا تمام تاریک براعظم میں تاجر بنکر پھیلا ہے اور مالا مال و خوشحال ہوا ہے۔ ہمارے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ اسلئے دنیا کے کونوں تک پھیل جاؤ۔ اور اسلام پھیلا دو۔ ۱۹۳۲ء میں لوریول میں مفتی صاحب اور بندہ مسلمانوں کے ہوٹل میں مقیم تھے۔ وہاں مجھے کہا گیا۔ "اسلام کا درخت پھولیگا پھیلیگا دنیا کے کونوں تک پھیلیگا۔" پس سچے وعدوں والے خدا کے کلام پر اے ابراہیم ثانی کے پرندو یقین رکھ کر اندرون ہند و بیرون ہند میں پھیل جاؤ۔ خدا تمہاری مدد کریگا۔ صرف مرکز قادیان سے وابستہ رہو۔ اور خلیفہ کی آواز کی طرف کان رکھو اور اس سے برکت پاؤ۔

۵ و ۶ خاص تبلیغی سکیم اور سروے

سیاسی و مذہبی کام کرنے والی تمام جماعتیں کسی حملے کے آغاز سے قبل تفتیش حالات و فراہمی معلومات ضروری سمجھتی ہیں۔ اسلئے حضرت امیرالمومنین نے پہلے بعض علاقہ جات کی تبلیغی پیمائش کرائی ہے۔ تا یہ معلوم کرکے کہ کس قسم کے آدمی کس جگہ مقامی باشندوں کی ضرورت کو پورا کر سکیں گے۔ ہر مقام اور مقامی حالات کے ماتحت مجاہدین تحریک کا تقرر فرمایا اور فرما رہے ہیں۔

۷ و ۸ و ۹ - وقف رخصت، رخصت موسمی وقف زندگی کے مطالبات

کے ذریعہ واقفان زندگی و رخصتہائے کو فراہمی حالات کے لئے کہیں سواروں کے رستوں میں تفتیش کے لئے بھجواتے کہیں مرکز مقرر کر کے ایک معین عرصہ کے لئے بطور مبلغ مقرر فرماتے۔ اور انکی جگہ بعد میں ریزرو سے دوسرے لوگوں کا تقرر فرماتے کہیں ضرورت کے ماتحت دوکاندار امام طبیب مدرس کو بھجواتے ہیں۔ لازم ہے کہ احباب رخصتوں کو اور کالج و مدارس کے طلباء تعطیلات موسمی کو اور واقفان زندگی سالہ وسالم اپنے امام کی آواز پر لبیک کہیں اور دوسری تبلیغی تحریکات پر واضح کر دیں کہ مسیح موعود کی جماعت میں بھی وہی جوش قربانی ہے۔ جو دوسری بالخصوص مسیحی دنیا کے مرد و عورت واقفان زندگی میں ہے۔ وہ آرام کو آسائش کو تعیش کو تفاخر کو چھوڑ کر اللہ کے لئے فقر اختیار کریں گے اور دین حقہ کی منادی کے لئے کفنی پہنکر دنیا کو زندگی بخشنے کے لئے جہاں آقا بھیجیں گے جائینگے جیسا رکھیں گے رہیں گے۔

۱۰- صاحب وجاہت و پوزیشن مقررین

چونکہ سلسلہ کی غرض جیسا کہ میں نے تمہید میں واضح کیا ہے مسلمانوں کو مسلمان بنانا اخوت اسلامی کا مظاہرہ کرنا اور رسول اللہ پر درود بھیجنے والوں کی تعداد میں اضافہ کرنا ہے۔ اور امیر و غریب کی تفریق کو مٹا کر ذات پات کے پابند اور عرصہ دراز کے اسیروں کی رستگاری اور اچھوتوں کو بھائی بند اور برابر بنانا ہے۔ اس لئے حضرت چاہتے ہیں کہ صاحب حیثیت و پوزیشن لوگ پبلک تقریریں کریں۔ اور انفرادی ملاقاتیں کر کے سلسلہ کی اشاعت کریں۔

۱۱- ۲۵ لاکھ ریزرو فنڈ

جس طرح دنیا کا کوئی کام مستقل سرمایہ کے بغیر تواتر و استقلال کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ اسی طرح تبلیغ کا حال ہے دنیا کا کامیاب اور سب سے بڑا ادارہ تبلیغ یعنی رومن کیتھولک چرچ شاہان مسیحی کے اوقاف سے جو ریزرو فنڈز ہیں۔ ان پر چل رہا ہے۔ ہمارے امام عالی مقام چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمانوں کی کشتی کو تباہ کن امواج کے تھپیڑوں سے بچائیں اور ان کی من حیث القوم بہتری کی کوشش کریں۔ اور اگر ایسا ہو کہ ۲۵ لاکھ ریزرو فنڈ جمع ہو جائے۔ تو ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ کا ایسے کاموں کے لئے بجٹ بنایا جا سکتا ہے۔ پس دوست کوشش کریں کہ غیر احمدیوں سے انکے لئے بھیک مانگی جائے۔ حضرت خلیفہ برحق فرماتے ہیں "میں تو اسلام کے لئے بھیک مانگنے سے نہیں ڈرتا۔ میں اسلام کے لئے جھولی ڈالنے کے لئے تیار ہوں۔ عزیمت پیدا کرو مسلمانوں پر رحم کرو انکا بیڑا غرق ہو رہا ہے ہم کو ان سے مطالبہ کا حق حاصل ہے"

۱۲- پنشنر خدمت دین کے لئے اپنے آپکو پیش کریں

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے چھوٹی سرکار کی خدمت کرنے کے بعد فارغ کیا ہے۔ وہ بڑی سرکار کی خدمت کے لئے اپنے تئیں پیش کریں۔ دین کا کام کریں بیکار بیٹھنے سے بے کم ہوتی ہے۔

اور جب اللہ نے گزارہ کا سامان کسی اور جگہ سے بلا کام کرنے کے کر دیا ہو۔ تو پھر اگر پنشنر حضرات اپنی خدمات دین کے لئے پیش نہ کریں۔ تو ناشکر گزاری ہوگی واضح رہے کہ مسیحی اور ہندو اداروں میں ان اقوام کے پنشنر کام کرتے ہیں۔ رادھا سوامی مرکز دیال باغ آگرہ کے کارکن پنشنر ہیں۔ قادیان میں رہنے والے پنشنر دوست مبلغین کے عیال اور بیواؤں کو سودا سلف اور دوا دارو لا کر دینے سے بھی خدمتِ خلق و دین کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں ؛

۱۳ و ۱۴ ۔ بچوں کی تربیت اور مستقبل

چونکہ سلسلۂ احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے اور اس کے بچوں کو کل دنیا کے اُستاد بننا اور مبلغین اسلام کے باپ ہونا ہے۔ اس لئے ان کی تعلیم و تربیت مرکزِ سلسلہ قادیان میں ہونی چاہیئے۔ اور وہ یہاں نیک اساتذہ کی نگرانی میں تعلیم و تربیت حاصل کریں۔ اور بچپن سے تہجد پڑھیں۔ درس قرآن سُنیں۔ اور دینی ماحول میں پرورش پائیں۔ اور ایسا ہی والدین اس امر کو مدنظر رکھیں۔ کہ اپنے بچوں کو اعلٰے تعلیم سلسلہ کے مشورہ سے دلائیں تا احمدیت کے آئندہ کارکن زندگی کے مختلف شعبوں میں مناسب اور موزون تعداد میں داخل ہوں۔ اور ان کو بجا فخر اور والدین کو یہ ناز ہو۔ کہ ان کے لختِ جگر۔ مرکزِ سلسلہ کے مشورہ سے شیطان کی جنگ کے لئے تحریک کے لشکر میں بھرتی ہونے کے لئے تیار ہو رہے ہیں ؛

۱۵ ۔ بے کار باہر نکل جائیں

مسلمانوں میں بے کاری کا مرض بہت ہے۔ اکثر جگہ ایک کمانے والا ہوتا ہے اور کئی ایک بے کار بیٹھے کھاتے ہیں اور کہیں تھوڑی سی جائداد ہوئی۔ اسی پر بے کار بیٹھے بیٹھے کھانے والے وقت گزاری کرتے ہیں۔ یہ ایک مہلک قومی مرض ہے۔ اور اس مرض کو دور کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کا منشائے عالی ہے۔ کہ اللہ کے حکم پر عمل کریں۔ اور جیسا کہ قرآن کریم سورۂ نساء ع۱۴ میں ارشاد باری ہے لوگ اللہ کے راستہ میں باہر نکل جائیں اور تلاش معاش کریں۔ اللہ تعالٰے کے دین کی خدمت کا ارادہ ہو۔ تو پھر ان کو کام ملے گا۔ اور رزق وافر عنایت ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ دراصل جمعہ کی نماز ہے۔ اور جب حضور کا وصال ہو چکا۔ تو پھر جیسا کہ اللہ نے فرمایا۔ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ جب نماز ختم ہو جائے۔ تو پھر زمین میں پھیل جاؤ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام وَسِّعْ مَکَانَكَ کے ایک مفہوم کو مدنظر رکھ کر کام کرو۔ خواہ کوئی کام ملے۔ اور اسلام کی اشاعت کرو ؛

۱۶ ۔ ہاتھ سے کام کرنا

ہمارے مردوں اور عورتوں میں یہ بیماری ہے کہ ہاتھ سے کام کرنے کو عار سمجھتے ہیں۔ حالانکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جوتے تک مرمت فرما لیتے۔ لکڑیاں جلانے کے لئے بین لیتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ہاتھ سے برتن صاف کر لیتے۔ کپڑے دھو لیتے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالٰے باوجود کثرتِ مصروفیت ہاتھ سے کام کر لیتے۔ اور دنیا کی متمدن اقوام کے بڑے بڑے لوگ اپنے باغوں میں ہاتھ سے کام کرتے۔ اپنے جوتے اور کپڑے آپ سی لیتے ہیں۔ گھروں میں ٹوٹی چیزوں کی خود مرمت کر لیتے ہیں۔ انگریز عورتیں اور ہندو عورتیں گھروں کو خود صاف کرتی ہیں۔ پہننے کے کپڑے بنتی سیتے دھوتی ہیں۔ مگر یہاں اگر جالا لگا ہے۔ تو نوکر آئے۔ اور اتارے۔ اگر پیچ ڈھیلا ہے۔ تو خواہ تمام کیل ڈھیلے ہو کر دروازہ گر جائے۔ مگر بڑھئی کا انتظار ہوگا۔ حالانکہ چاقو یا پیچ کش لے کر ایک ڈھیلے کیل کو پہلے ہی دن کس دینے سے یہ نقصان دور ہو سکتا تھا۔ ایسا ہی راستوں کی درستی بستی کی صفائی۔ مسافروں کی خدمت۔ گھر کا سامان خرید لانا۔ چھتوں پر مٹی۔ صحن میں سبزی بونا۔ پودوں کو پانی دینا۔ بیوی کو گھر کے کام میں مدد دینا وغیرہ وغیرہ کام ہیں۔ جن میں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہو کر ایک قومی نقص دور ہوتا ہے اور اخراجات میں بھی کفایت ہوتی ہے ؛

۱۷ ۔ بے کار چھوٹے سے چھوٹا کام بھی کر لیں

تحریک جدید کے ممبروں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کا مطالبہ ہے۔ کہ سوائے معذوروں کے اور کوئی بے کار نہ رہے۔ کوئی شخص یہ خیال کر کے کہ کام اس کی شان کے مطابق نہیں ملتا۔ بے کار رہے۔ تو یہ ایک گناہ ہوگا۔ مناسب ہے۔ کہ خواہ کتنا بھی چھوٹا اور بظاہر ذلیل کام ہو۔ وہ بھی کر لیا جائے اگر ایک گریجوایٹ بے کار ہے اور کپڑے پہن۔ سیر کر گھر پر والد کی کمائی سے کھانے کے لئے آ جاتا ہے۔ اسے شرم کرنی چاہیئے۔ وہ سٹیشن پر قلی کا کام بازار میں بوٹ پالش یا سودا خرید کر لیجانے والوں کی مدد کر کے یا کتب و رسائل فروخت کر کے یا پھیری سے کوئی چیزیں فروخت کر کے یا کسی کے خطوط لکھ کر کچھ نہ کچھ کما سکتا تھا۔ یاد رکھو حضرت امام ایدہ اللہ تعالٰے فرماتے ہیں "جس قوم میں بے کاری کا مرض ہو۔ وہ نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں"

۱۸ ۔ قادیان میں مکان بنانا

ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ مرکزِ سلسلہ کو مضبوط کرے۔ اور بستیوں کی مال قادیان سے تعلق بڑھائے اور "وَسِّعْ مَکَانَكَ" اپنے مکان کو وسیع کرو کے الہام پر قادیان میں گھر بنا کر عمل کرے قادیان کا گھر نہ صرف اس کو ثواب دے گا بلکہ دنیوی مفاد بھی حاصل ہونگے۔ پنشنیں ملنے پر آ کر خود اور اس سے قبل بچے تعلیم کے لئے آ کر اور جلسہ پر آنے والے زائرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان آ کر اس میں قیام کریں گے ؛

۱۹ ۔ دُعا

چونکہ دُعا تمام عبادتوں کا مغز ہے اور معذور و بیمار بھی اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ اس لئے وہ تمام لوگ اس عبادت الٰہی سے کام لیں۔ جو کسی اور طرح تحریک کے دوسرے مطالبات میں شریک نہیں ہو سکے۔ جن کو اللہ نے دوسرے موقعے بھی دیئے ہیں۔ اور وہ اسلام و سلسلہ کے لئے دعائیں بھی کرتے ہیں۔ تو پھر یہ اللہ کی دین اور فضل ہے۔ اس سے خوب فائدہ اٹھائیں۔ کیونکہ ہم دُعائیں کرنے والے مومن دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

ہزار سر زتی و شکلے نگر دد حل
جو پیش او بردی کار یک دعا باشد

اور میں نے میدان تبلیغ مغربی افریقہ میں کہا تھا:

ہر عدو کے ہاتھ میں تیغ و سناں تیر و تفنگ
ہاتھ میں اپنے بجز تیر دُعا کچھ بھی نہیں

پس دُعاؤں سے کام لو۔ کیونکہ حضور فرماتے ہیں "ہماری فتح ظاہری سامانوں سے نہیں بلکہ باطنی سامانوں سے ہوگی" اس سے ہمیں روحانی غلبہ ہوگا۔ اور اس سے سانپ کا سر کچلا جائیگا۔ اور اس دم سے دجّال مرجائیگا اور مسیح موعود کا لشکر شیطان پر غالب آئیگا۔

بشارت ۔ ۲۲ و ۲۳ر دسمبر کی درمیانی شب تھی۔ اور گھڑی میں ۱۰ بجکر ۴۰ منٹ ہوئے تھے جبکہ میں اس مضمون تحریک جدید کے نوٹس کو ختم کر کے اس مقام پر پہونچا تب مجھے غنودگی ہوئی۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ حضرت امیر المومنین کھڑے ہیں۔ اور تحریک جدید کا لشکر آ رہا ہے پہلے ایک ٹولی قادیان کے مجاہدین کی آئی۔ اور حضور نے فرمایا "یہ اب قادیان میں آئیاں" گویا اللہ نے تحریک جدید کی فوج میں قادیان کے سپاہیوں کی خدمات کو قبول فرما کر لشکر میں سب سے آگے رکھا ہے۔ فالحمد للّٰہ علٰے ذالک ؛

دورِ ثانی کے مطالبات ۔ حضرت امیر المومنین دورِ ثانی میں جماعت سے مطالبہ فرماتے ہیں کہ

(۱) تمدنِ اسلامی کا احیاء و قیام ہو۔ جماعت اپنی زندگی میں اس کا نمونہ دکھائے کیونکہ مسیح موعود مغربی دجالی اثر کو زائل کرنے آئے ہیں۔

(۲) قومی دیانت قائم ہو۔ اور لوگ کہہ اٹھیں کہ امین دیکھنے ہوں تو احمدیوں کو دیکھو (۳) عورتوں کے حقوق یعنی وراثت کی تقسیم میں اور ایک سے زائد بیویوں میں انصاف قائم کرنے میں نمونہ دکھایا جائے ...

ذکرِ غالب

یہ رسالہ جسے گلستانِ ادب کا بے داغ گلِ لالہ کہیئے تو بجا ہے۔ لالہ مالک رام صاحب ایم۔اے مشہور ادیب نے تالیف کیا ہے۔ جو زبان اردو و فارسی کا خاص مذاق رکھتے ہیں اور بوجہ بے تعصبی اور علم دوستی و نیک طبعی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اشعار اور سلسلہ احمدیہ پر اعتراضات کا جواب بھی دے چکے ہیں۔ مرزا غالب کو کون نہیں جانتا آپ انیسویں صدی کے ایک بے مثال شاعر نغز خیال تھے۔ اردو علم ادب کی ترقی میں آپ کی مساعیٔ جمیلہ رہتی دنیا تک یادگار رہیں گی۔ آپ کے عہدِ حیات میں آپ کی کما حقہ قدر نہیں ہوئی۔ اور ابنائے زماں نے آپ کو شناخت نہیں کیا۔ چنانچہ وہ خود بھی ان الفاظ میں شکوہ کرتے ہیں۔

"دریں پنجاہ و دو سال چہ دُرہائے
معنی بروئے من کشادہ اند و کرسیٔ اندیشۂ
مرا در فرازستانِ آگہی بکدام پایہ نہادہ اند
حیف کہ ابنائے روزگار حق گفتار مرا
نشناختند"

آخر بیسویں صدی کے ربع کے بعد اکثر ادبا و فضلا و شعرا کی زبان حقیقت ترجمان پر غالب ہی غالب ہے۔ دیوانِ غالب کی متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں اور سوانح غالب پر کئی ایک کتابیں تالیف ہوئی ہیں۔ جن میں سے یادگارِ غالب جناب محترم مولانا الطاف حسین صاحب حالی نے لکھی۔ اور حق یہ ہے کہ خوب لکھی۔ کیونکہ آپ نے ان کی بزم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ پھر جناب مہر مدیر انقلاب نے خود حضرت غالب کی تصانیف و مکاتیب و مضامین سے استفادہ کر کے "غالب" لکھا اور قابلِ احترام محمد اکرام صاحب نے غالب نامہ شائع کر کے جو کسر رہ گئی تھی پوری کر دی آخر میں ہمارے کرم فرما لالہ مالک رام صاحب نے مختصر مگر جامع رسالہ مشتمل بر حالات غالب لکھا جسے مکتبہ جامعہ دہلی نے شائع کیا۔ اپنے رسالہ کے ماخذ کی جو فہرست صاحب موصوف نے دی ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مولف نے نہائت دیدہ ریزی سے کام لیا ہے۔ اور کوشش کی ہے کہ کوئی پہلو باقی نہ رہ جائے۔ البتہ کلام پر تبصرہ نہیں کیا۔ غالباً اس لئے کہ وہ ان کے موضوع سے خارج تھا۔ باقی بقید سنین حالات جمع کرنے میں خوب داد تحقیق دی۔ حتیٰ کہ خود حضرت غالب نے بھی اگر کسی مکتوب یا تحریر میں تاریخ عیسوی کو ہجری سے مطابق کرنے یا کسی واقعہ کی وجہ بتانے میں لغزش قلم دکھائی ہے تو فوراً اس کی اصلاح فرمائی ہے۔ ایسے مقامات تین چار ہیں۔ آپ نے کئی ایک نئی معلومات کا اضافہ کیا ہے۔ ایک فوٹو بھی ایسا دیا جو دوسری تصاویر مطبوعہ و شائع شدہ سے الگ شان رکھتا ہے۔ اس میں غالب صاحب جوان اور ایک ایرانی دکھائی دیتے ہیں۔ آگرہ کے اس مکان کا فوٹو بھی دیا ہے جس میں مرزا غالب کی پیدائش ہوئی۔ اور جس میں ان کا بچپن گزرا۔

سلسلہ نسب

غالب کا سلسلہ نسب یوں دکھایا ہے کہ ایران کے شاہی خاندان پانچ سلسلوں پر تقسیم کئے گئے ہیں۔ آبادی جیین شائی یا سائی۔ گلشائی آگے گلشائی سلسلہ چار گروہوں پر مشتمل ہے۔ پیش دادی کیانی۔ اشکانی۔ ساسانی گروہ اول پیشدادی غالب کے آباء و اجداد ہیں۔ انہی میں سے جمشید۔ فریدوں۔ منوچہر نسل تور سے افراسیاب ہوئے ہیں۔ افراسیاب کی نسل سے ترکان ایبک نے ایک نئی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اور خاندانِ سلاجقہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

آل سلجوق نے ایک صدی تک (۱۱۵۷ء تک) حکومت کی۔ آخر خوارزمیوں کے ہاتھوں اس سلطنت کے اجزا پارہ پارہ ہو گئے۔ اور یہ سلجوقی ماوراء النہر میں پراگندہ ہو گئے۔ ان میں سے سلطان زادہ ترسم خاں نے سمرقند میں رہائش اختیار کی۔ جو میرزا غالب کے پردادا تھے۔ ان کے بیٹے محمد شاہ کے عہد میں وارد ہندوستان ہوئے۔ ان کی زبان یکسر ترکی تھی۔ یہ نواب معین الملک لاہور اور نواب ذوالفقار الدولہ دہلی کی سرکار سے وابستہ ہونے کے بعد شاہ عالم کی سرکار میں پچاس گھوڑے اور نقارہ و نشان سے ملازم ہوئے اور پرگنہ پہاسو ان کی ذات اور رسالہ کی تنخواہ کے لئے مقرر ہوا۔

میں نے ان حالات کے لکھنے میں اطناب اس لئے کیا تا اس امر پر روشنی پڑے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاندان بھی اسی طرح سمرقند سے ایسی بادشاہ گردی اور بدامنی کے زمانہ میں وارد ہند ہوا تھا۔ اور یہ بات واضح ہو جائے۔ کہ یہ میرزا کہلانے والے ابنار فارس ہی تھے۔ اور سلطان زادے تھے۔ اور انکی رشتہ داریاں ایک جانب ترکوں سے دوسری جانب چنگیز خاں کی اولاد و احفاد سے ہوتی تھیں۔ جس کی وجہ سے خود شاہان مغلیہ کو بھی اپنی نسب میں کسی قدر مغالطہ ہوا۔ جو مورخین نے چنگیز و ہلاکو خاں کی فتحیابیوں اور کامرانیوں کو دیکھتے ہوئے براہ راست انہی کی طرف منسوب کر دیا حالانکہ یہ علاقہ پہلے سب ایرانی تھا میرزا غالب کے والد کا نام میرزا عبد اللہ بیگ تھا جو یہیں ہندوستان شاہجہان آباد میں پیدا ہوئے تھے۔ اور چچا کا نام میرزا نصر اللہ بیگ تھا۔ جب غالب کے دادا کا انتقال ہو گیا تو پرگنہ پہاسو کی جاگیر نہ رہی۔ باپ نے گھبرا کر الور کا قصد کیا اور وہیں کسی لڑائی میں مارا گیا۔ ان کی قبر کم از کم ۱۸۹۶ء تک راج گڑھ میں موجود تھی۔ چنانچہ غالب اپنے ایک قصیدے میں لکھتے ہیں ؎

کافی بود مشاہدہ شاہد ضرور نیست
در خاکِ راج گڑھ پدرم را بود مزار

غالب کے ابتدائی حالات

میرزا غالب کی پیدائش ۲۷ دسمبر ۱۷۹۷ء مطابق ۸ رجب ۱۲۱۲ھ ہوئی اسد اللہ خاں نام رکھا گیا۔ اور مرزا نوشہ کے خطاب سے مشہور تھے۔ باپ کی شادی آگرہ میں خواجہ غلام حسین خاں کمیدان کی لڑکی سے ہوئی تھی جن کے وسیع املاک تھے۔ اس لئے ان کی حیثیت آگرہ میں بطور خانہ داماد تھی۔ غالب نے وہیں بچپن گزارا۔ باپ کی وفات پر چچا کی زیر تربیت آئے ان کی شادی نواب احمد بخش صاحب والئے لوہارو کی ہمشیرہ سے ہوئی۔ نواب صاحب کو سرکار انگلشیہ میں اچھا رسوخ تھا۔ ان کی سفارش سے مرزا نصر اللہ بیگ کی وجہ کفاف کا بہت اچھا انتظام ہو گیا ۱۷۰۰ روپے ماہوار اور رسالہ کی تنخواہ کے لئے ڈیڑھ لاکھ سالانہ آمدنی کے دو پرگنے ملے ۱۸۰۶ء میں غالب کے چچا صاحب بھی چل بسے۔ اور غالب صاحب آٹھ برس کی عمر میں ایک بار پھر یتیم رہ گئے۔ نواب احمد بخش صاحب نے لارڈ لیک سے سفارش کر کے ان کی پنشن کا انتظام کر لیا

۱۸ جون ۱۸۰۶ء کو مرزا غالب اور ان کے بھائی مرزا یوسف کے لئے ڈیڑھ ہزار روپے سالانہ مقرر ہوئے۔ پہلے دس ہزار سالانہ تھے۔ آگرہ میں اسد اللہ خان غالب نے مولوی محمد معظم سے ابتدائی فارسی تعلیم حاصل کی۔ اور کچھ شعر وشاعری کا شغل بھی اسی دس سالہ عمر میں شروع ہو گیا ایک صاحب ملا عبد الصمد ایرانی یزد کے رہنے والے ساسان پنجم کی نسل سے سیر وسیاحت کرتے ہندوستان آئے۔ فارسی زبان کی تکمیل انہی ملا صاحب نے کرائی کہتے ہیں کہ غالب۔ نظیر اکبر آبادی کے مکتب میں بھی کچھ پڑھتے رہے۔ ننھیال میں نانا جان نے پرورش بہت۔ لاڈ وچاؤ سے کی۔ اس لئے نگرانی وتربیت میں کمی کے باعث لہو ولعب میں پڑ گئے۔ چوسر کھیلنے کی عادت ہو گئی۔ اور شراب بھی پینے لگے۔ جس نے چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی مرتے دم تک پیچھا نہ چھوڑا۔ اور غم غلط کرنے اور فرصت کے اوقات گزارنے کے لئے چوسر بازی کی عادت کا دہلی میں بہت تلخ تجربہ ہوا۔ جب کہ غالب صاحب کا قمار بازی کے جرم میں چالان ہوا اور چھ ماہ کی قید کا حکم ہوا۔ تین ماہ جیل میں گزارنے کے بعد بہت سی سفارشوں سے رہائی پائی۔ خاندان لوہارو سے تعلقات تو چچا کے وقت سے پیدا ہو ہی چکے تھے۔ اور سات برس کی عمر سے دہلی میں آنا جانا تھا۔ آخر ۹ اگست ۱۸۱۰ء کو تیرہ برس کی عمر میں غالب کی شادی نواب احمد بخش کے بھائی نواب الٰہی بخش کی گیارہ سالہ دختر امراؤ بیگم سے ہو گئی۔ چنانچہ وہ خود لکھتے ہیں ۷ رجب ۱۲۲۵ھ میرے لئے حکم حبس دوام ہوا۔ شادی سے دو سال بعد ۱۸۱۲ء میں آپ نے دہلی میں مستقل سکونت اختیار کر لی دہلی میں قاضی فضل حق صاحب خیر آبادی سے غالب کے تعلقات گہرے اور دوستانہ ہو گئے۔ قاضی صاحب فاضل اجل۔ امام معقولات ہونے کے علاوہ شعر وسخن کا نہایت پاکیزہ ذوق رکھتے تھے۔ ان کی صحبت میں غالب کی بہت کچھ اصلاح ہو گئی۔ نہ صرف رنگ سخن بدلا۔ بلکہ مذہبیات کی طرف بھی توجہ ہو گئی شاہ اسمٰعیل شہید اور حضرت سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہما اہلحدیث کے اصول کے علمبردار تھے اور قاضی صاحب حامیان تقلید کے قافلہ سالار۔ غالب نے بھی مثنوی امتناع نظیر خاتم النبیین لکھ کر حق دوستی ادا کیا۔

۱۸۲۵ء تک تو مرزا غالب کو مالی پریشانی نہیں ہوئی کیونکہ ساڑھے سات سو سالانہ پنشن کے علاوہ نواب احمد بخش یوں بھی سلوک کرتے رہتے اور سے بھی کچھ یافت ہو جاتی تھی۔ والدہ بھی آگرہ سے کچھ نہ کچھ بھیجتی رہتی تھیں۔

غالب کی مشکلات

اس کے بعد نواب صاحب نے اپنی جائداد اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دی۔ اور غالب کی پنشن نواب زادہ شمس الدین احمد سے متعلق ہو گئی۔ جن کے ساتھ تعلقات درست نہ تھے۔ پنشن کی وصولی میں طرح طرح کے روڑے اٹکنے لگے۔ دوسری آمد بھی بند ہو گئی قرضخواہوں نے تنگ کرنا شروع کیا۔ ادھر چھوٹے بھائی مرزا یوسف دیوانہ ہو گئے بعض دیگر رشتہ دار بھی فوت ہو گئے جن کا حق بازگشت ان کو ملتا تھا۔ اس لئے غالب نے سفر کلکتہ کا عزم کیا تا وہاں گورنر جنرل کی کونسل کے سامنے یہ معاملہ پیش کریں۔ اسوقت کلکتہ میل تو نہ تھی کہ چند گھنٹوں میں پہنچا دیتی ۵ اگست ۱۸۲۶ء کو دہلی سے روانہ ہوئے اور گیارہ ماہ لکھنو میں مقیم رہ کر ۱۹ فروری ۱۸۲۹ء کو کلکتہ پہنچے۔ جب معاملہ پیش کیا تو حکم ہوا۔ اول ریذیڈنٹ کے حضور یہ مقدمہ دہلی میں پیش کرو ان کی رپورٹ کے ساتھ ہمارے سامنے پیش ہو۔ دوران قیام میں آپ کے اعزاز میں ادبا وشعراء کلکتہ نے مشاعرہ کیا جس میں غالب نے غزل پڑھی جس کا مقطع یہ ہے ؎

گر دہم شرح ستم ہائے عزیزاں غالب
رسم امید ہمانا ز جہاں برخیزد

آخر ۲۸ نومبر ۱۸۲۹ء دہلی واپس پہنچے غالب کا دعوے تھا۔ کہ مجھے دس ہزار سالانہ ملنا چاہیئے۔ ۷ جنوری ۱۸۳۱ء کو گورنر جنرل باجلاس کونسل نے فیصلہ دیا کہ موجودہ انتظام ہی قائم رہے یعنی ۷۵۰ سالانہ اب کرنا خدا کا کیا ہوا۔ کہ نواب شمس الدین احمد پر ریذیڈنٹ ولیم فریزر کے اعانت قتل کا مقدمہ بن گیا جس میں آخر کار نواب کو ۸ اکتوبر ۱۸۳۵ء پھانسی دیدی گئی۔

اب مرزا غالب کی پنشن دہلی کلکٹری سے متعلق ہو گئی۔ آپ نے مقدمہ پھر چلایا۔ اور جب گورنر جنرل کے پاس اپیل بھی نامنظور ہوئی تو درخواست دیدی کہ میرے کاغذات لنڈن کورٹ آف ڈائرکٹرز کو بھیجے جائیں۔ گزشتہ حساب ملا کر دو لاکھ تین ہزار کا دعوی تھا۔ ۱۸۴۲ء میں بورڈ نے بھی خلاف فیصلہ دیا۔ تو حضور ملکہ معظمہ وکٹوریہ بالقابہا میں درخواست دیدی جب وہاں سے بھی کچھ نہ بنا تو ۱۸۴۴ء میں مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ اور جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ ۱۸۴۷ء میں قید ہو گئے (بالزام قمار بازی) اسوقت آپ کو قلعہ معلی سے بہادر شاہ ظفر سے تعلقات بڑھانے کی سوجھی یعنی پہلے تو کبھی عید بقر عید شادی پر قصیدہ پیش کر دیتے اور کچھ انعام مل جاتا اب چاہا کہ ملازمان شاہی میں داخل ہو جاؤں آخر ۴ جولائی ۱۸۵۰ء کو خلعت شاہی عطا ہوا اور ۵۰ روپے ماہوار مقرر ہو گیا آپ کے ذمے تاریخ کا کام ہوا۔ پہلے حصے میں ہمایوں تک کے حالات لکھے اور اس کا نام مہر نیمروز رکھا۔ دوسرے حصے میں بہادر شاہ تک لکھنے اور ماہ نیم ماہ نام رکھنے کا ارادہ تھا۔ جو قوہ سے فعل میں نہ آیا۔

۱۸۵۴ء میں مرزا فخرو ولی عہد ان کے شاگرد ہوئے۔ ۴۰۰ روپے سالانہ مگر ولیعہد کا ۱۸۵۶ء میں ہیضہ سے انتقال ہو گیا۔ اور مئی ۱۸۵۷ء کو غدر ہو گیا شاہ ظفر پر مقدمہ چلا اور وہ اکتوبر ۱۸۵۸ء کو رنگون بھیجدیئے گئے۔ جہاں ۱۲ نومبر ۱۸۶۲ء ان کی وفات ہو گئی۔ یوں آمد کی کوئی صورت نہ رہی پنشن جو ۷۵۰ سالانہ تھی وہ بھی ۱۸۶۰ء تک بوجہ غدر نہ مل سکی۔ بیگم نے تمام زیور اور قیمتی اسباب بھی سب کا سب جو کالے میاں کے امانت رکھا تھا لٹ گیا اور آپ مفلس قلاش ہو کر رہ گئے۔ پہلے تو گھر کا بچا کھچا اثاثہ بیچ کر چند دن کاٹے مگر تابکے۔ تنگ آکر ارادہ کیا کہ بیوی بچوں کو لوہارو چھوڑتا ہوں۔ اور خود کسی طرف نکل جاتا ہوں۔ مگر دوستوں نے ایسا نہ کرنے دیا۔ ہندو شاگردوں نے بہت کچھ مدد کی۔ اپریل ۱۸۵۹ء نواب یوسف علی خان والئے رامپور کو لکھا۔ اور نواب صاحب نے سو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر کر دیا۔ اسی پر صبر نہ کر کے پنشن کا معاملہ پھر چلا دیا۔ جواب ملا کہ تم نے ایام غدر میں کوئی خیرخواہی سرکار نہیں دکھلائی بلکہ پرچہ لگا ہے کہ بہادر شاہ کا سکہ لکھا ہے

بزر زد سکہ کشور ستانی
سراج الدین بہادر شاہ ثانی

غالب کا جواب تھا۔ کہ یہ شعر تو ذوق کا ہے مگر اس کا ثبوت نہ دے سکے کیونکہ جو دہلی اخبار وہ پیش کرنا چاہتے تھے اس کا پرچہ مہیا نہ ہو سکا اور یوں بھی ان کی ہمدردی فطرتی طور پر اسلامی مغلیہ حکومت کے ساتھ تھی۔ چنانچہ ان کا رنج وغم اس مشہور قطعے سے ظاہر ہے جس کو اکثر لوگ پڑھتے تو ہیں۔ مگر مطلب نہیں سمجھتے وہ قائم ہونے والی حکومت کو مخاطب کر کے کہتے ہیں ؎

اے تازہ واردان بساط ہوائے دل
زنہار اگر تمہیں ہوس نائے و نوش ہے۔

اور پھر کیا پر درد نقشہ کھینچا ہے پہلی حالت کا ؎

یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشۂ بساط
دامان باغبان وکف گل فروش ہے۔
لطف خرام ساقی و ذوق صدائے چنگ۔
یہ جنت نگاہ وہ فردوس گوش ہے

یہ ظاہر کی ہے۔ اور آخری

یا صبح دم جو دیکھئے آکر تو بزم میں
نے وہ سرود و سور نہ جوش وخروش ہے
داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی ہے سو وہ بھی خموش ہے

یہ بہادر شاہ ظفر کی طرف اشارہ ہے۔ غرض جب حسب دلخواہ کارروائی نہ ہوئی ادھر رامپور سے بلاوے آ رہے تھے اسلئے آپ ۱۹ جنوری ۱۸۶۰ء کو دہلی سے چل کر ۲۷ جنوری رامپور پہنچے سو روپیہ ماہوار تو پہلے ہی مقرر تھا اب دعوت کا سو روپے ماہوار مزید ملنے لگا مگر وہاں قیام پذیر نہ رہ سکے اور ۲۲ مارچ واپس دہلی پہنچ گئے۔ اب کچھ نصیبہ کھلا اور مئی ۱۸۶۰ء میں پنشن کا بقیہ روپیہ مل گیا کل ۲۲۵۰ روپیہ تھے مگر اخراجات کا یہ عالم تھا۔ کہ سب قرضے میں دیدیا پھر بھی چار سو ذمے رہ گیا۔ جب پنشن جاری ہوئی۔ تو حرص اور بھی بڑھی اور خلعت ہفت پارچہ کے لئے کوشش شروع کر دی۔ ۲ مارچ ۱۸۶۳ء کو یہ بھی مل گئی۔ تو گورنر جنرل کی معرفت ایک قصیدہ حضور ملکہ معظمہ میں لنڈن بھجوایا اس استدعا کے ساتھ کہ دربار سے خطاب عطا ہو۔ اونچی جگہ ملا کرے خلعت پنشن میں اضافہ ہو۔ لیکن ۶ جنوری ۱۸۶۲ء کو جواب صاف ملا مرزا یہ نہ سمجھے کہ وہ اب ایشیائی درباروں کی بات کہاں۔ ۲۱ اپریل ۱۸۶۵ء رامپور کیلئے دوسرا سفر کیا

اس سفر میں ایک حادثہ پیش آیا۔ رام گنگا میں سیلاب تھا جب مرزا کی پالکی گذر چکی تو کشتیوں کا کمزور وعارضی پل بہ گیا۔ ملازم اور اسباب اور بستر اس پار رہ گئے اور آپ اکیلے دوسرے کنارہ پر رات بھر اس جاڑے سے ٹھٹھرتے ہوئے کاٹی ؎

گرم فریاد رکھا شکل نہالی نے مجھے
تب اماں ہجر میں دی بردِ لیالی نے مجھے

بہرحال جنوری ۱۸۶۶ء واپس دہلی پہنچ گئے اور یہ شعر کہا ؎

از رامپور زندہ بدہلی رسیدہ است
ما را بدیں گیا وضعیف ایں گمان نبود

الغرض ان مصائب وتلخ کامیوں میں عمر گذاری اور میں نے جو اسے طول دیا تو یہ دکھانے کے لئے کہ دولت ایمان بڑی چیز ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

دنیا کی حرص وہوا اپنے ساتھ بجز ہموم وغموم کچھ نہیں رکھتی۔ کتنا اچھا فلسفیانہ دماغ تھا۔ کتنی بڑی شخصیت تھی کتنا موثر کلام تھا کہ ایک صدی کے بعد تعلیم یافتہ جوان ان پر فدا ہوئے جاتے ہیں لیکن ان کی اپنی حالت جو تھی وہ واقعات سے ظاہر ہے سچ کہا ہے ؎

دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہے

آپ کو اپنی شاہزادگی اور طبع عالی پر خاص ناز تھا چنانچہ لکھا ہے ؎

غالب از خاک پاک تورانیم
لاجرم در نسب فرہ مندیم
ایبکیم از جماعت اتراک
در تمامی زماہ دہ چندیم
فیض حق را کمینہ شاگردیم
عقل کل را بہینہ فرزندیم
ہم بہ تابش بہ برق ہم نفسیم
ہم بہ بخشش بہ ابر مانندیم

لیکن حالات زمانہ نے جس مجبوری ومقہوری میں رکھا وہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ ۱۸۵۹ء سے تو لنج کے دورے پڑتے تھے فساد خون سے جسم پہ پھوڑے اور زخم ہی زخم تھے۔ آخر ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء مطابق ۲ ذی قعدہ ۱۲۸۵ھ پیر کے دن صبح انتقال ہوگیا۔ شیعہ صاحبان نے چاہا کہ تجہیز وتکفین ہمارے طریقہ پر ہو۔ مگر نواب ضیاء الدین احمد سنی تھے۔ اہل سنن کے طریق پر ہی کفن دفن ہوا۔ قبر سلطان جی خاندان لوہارو کے قبرستان میں ہے۔ لوح مزار پر میر مہدی مجروح کا قطعہ لکھا ہے ؎

رشک عرفی وفخر طالب مرد
اسد اللہ خان غالب مرد
دوش ۔ گنج معانی سے ہے نہ خاک
میرزا غالب کے یوں تو سات بچے ہوئے مگر زندہ ایک بھی نہ رہا۔ ان کی بیگم کا بھی ۲ ذیقعدہ ۱۲۸۶ھ غالب کی برسی والے دن انتقال ہوگیا۔ آپ کی تصنیفات کی فہرست بھی دی گئی ہے (۱) کلیات نثر (۲) پنج آہنگ (۳) مہر نیم روز (۴) دستنبو (غدر کے حالات) (۵) کلیات نثر (۶) قاطع برہان (۷) درفش کاویانی (۸) کلیات نظم فارسی (۹) سبد چین (۱۰) دیوان اردو جس کا آخری ایڈیشن ۱۸۶۲ء میں ان کے سامنے چھپا (۱۱) عود ہندی (۱۲) اردوئے معلیٰ (۱۳) مکاتیب غالب (رامپور کی بارہ برس کی خط وکتابت) (۱۴) قادر نامہ (۱۵) تیغ تیز (خود تو چار ہی کتابیں لکھیں باقی شاگردوں اور قدردانوں نے مختلف مضامین ومکاتیب ومنظومات سے جمع کی ہیں۔ یہ ہیں مختصر حالات تفصیل کے لئے رسالہ ذکر غالب مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی سے منگوا کر دیکھئے۔ قیمت آٹھ آنہ۔ علاوہ محصول حجم ۱۰۶ صفحے کتابت عمدہ کاغذ اعلیٰ تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ والسلام مع الاکرام۔ ہاں ایک بات یاد آگئی فارسی میں تو مرزا غالب لکھتے ہیں ؎

فن آبائے ما کشاورزیست
مرزبان زادۂ سمرقندیم

لیکن جب مرزا جوان بخت کا سہرا لکھتے ہوئے مقطع میں ذوق پر چوٹ کی ؎

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں
دیکھیں اس سہرے سے کہدے کوئی بہتر سہرا

تو بادشاہ کو ملال ہوا آپ نے معذرت کے لئے ایک قطعہ لکھا جس میں کہتے ہیں ؎

سو پشت سے ہے پیشہ آبا سپہ گری
کچھ شاعری ذریعہ عزت نہیں مجھے

غالباً اس لئے کہ اس زمانے میں عموماً کسان ہی فوج میں بھرتی ہوتے تھے غالب نے کی تو معذرت مگر رندانہ اوروں اس میں بھی کئی باتیں نکال لیں مثلاً مشہور کر دیا کہ ؎

روئے سخن کسی کی طرف ہو تو روسیاہ
سودا نہیں جنوں نہیں وحشت نہیں مجھے

م ح

ریویو اردو کے متعلق احباب کی ذمہ واری

احباب کو معلوم ہے کہ ریویو آف ریلیجنز قادیان وہ مبارک رسالہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص منشا اور ہدایت کے ماتحت موجودہ صدی کے ابتداء میں قادیان سے جاری کیا گیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس رسالہ کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ حضور نے اس کے لئے متعدد مضامین خود اپنے دست مبارک سے تحریر فرمائے جو اس رسالہ کے مختلف نمبروں میں شائع ہو کر اس کی زینت بنتے رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس رسالہ کے مفید کام کی وجہ سے اس کی اشاعت کا اس قدر خیال تھا کہ ایک موقع پر آپ نے اس کے لئے دس ہزار خریداروں کی پرزور تحریک فرمائی اور اس رسالہ کے وجود کو سلسلہ کے لئے گویا ایک موجب حیات قرار دیا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"میں اپنے پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جواں مردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلائیں .... اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہوگیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ماتم ہوگا .... اگر اس رسالہ کی اعانت کے لئے اس جماعت میں دس ہزار خریدار اردو یا انگریزی کا پیدا ہو جائے تو یہ رسالہ خاطر خواہ چل سکے گا۔ اور میری دانست میں اگر بیعت کرنے والے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں تو اس قدر تعداد کچھ بہت نہیں بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد بہت کم ہے۔ سو اے جماعت کے سچے مخلصو! خدا تمہارے ساتھ ہو تم اس کام کے لئے ہمت کرو خدا تعالیٰ آپ تمہارے دلوں میں القاء کرے کہ یہی وقت ہمت کا ہے۔ اس سے زیادہ کیا لکھوں خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔"

اس زبردست اعلان سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے ریویو آف ریلیجنز کی اہمیت روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی ہے مگر افسوس ہے کہ جماعت ابھی تک حضور کے اس مبارک منشاء کو پورا نہیں کر سکی اور ریویو کی خریداری اس حد کے قریب بھی نہیں پہنچی جس کی توقع حضور نے ظاہر فرمائی تھی۔ میں جانتا ہوں کہ ہماری اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے درمیانی عرصہ میں ریویو آف ریلیجنز کے مضامین کا معیار بہت گر گیا تھا اور ان ایام میں وہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک منشاء کا مورد نہیں سمجھا جا سکتا تھا لیکن جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ حال ہی میں صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ایک آزمودہ مبلغ کو ریویو اردو کی ایڈیٹری کے لئے مقرر کیا ہے جس سے رسالہ کی حالت بہت کچھ سنبھل رہی ہے اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری ایڈیٹر رسالہ یقین دلاتے ہیں کہ خدا کے فضل سے آئندہ بھی اصلاح اور ترقی کا قدم جاری رہے گا ان حالات میں جماعت پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک منشاء کے ماتحت ریویو کی طرف خاص توجہ دیں اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اس کی اشاعت دس ہزار تک نہیں پہنچ سکی۔

تو کم از کم اب ہی جب کہ جماعت کی تعداد بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے۔ اس کی خریداری کو اس حد تک پہنچا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح کو خوشی پہنچائیں۔

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ روزانہ اخبارات اور ماہواری رسالوں کے کام کی نوعیت ایک دوسرے سے بالکل جدا ہوتی ہے۔ پس کسی صاحب کا یہ خیال کر لینا کہ ہم الفضل یا سلسلہ کا کوئی اور اخبار خریدتے ہیں انہیں اس ذمہ واری سے سبکدوش نہیں کرتا جو ریویو کے متعلق ان پر عاید ہوتی ہے۔ ماہواری رسالے زیادہ تر مستقل علمی اور تحقیقی مضامین کے لئے ہوتے ہیں اس لئے باوجود اخبارات کے ان کی ضرورت باقی رہتی ہے۔ اور دیکھا جائے۔ تو تصنیف کے میدان میں اصل اور دیرپا کام وہی ہے جو علمی اور تحقیقی رنگ میں ہو۔

دوستوں کی سہولت کے لئے میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ ریویو کی خدمت مندرجہ ذیل مختلف طریقوں پر کر سکتے ہیں۔

(۱) رسالہ کے خریدار بن کر۔

(۲) دوسروں کو اس کا خریدار بنا کر۔

(۳) جماعت میں اس کے پڑھنے کی تحریک کر کے۔

(۴) رسالہ کے لئے علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور ہمیں اپنے فرائض کے ادا کرنے اور ان فرائض میں خدا کی خوشنودی کو اپنا مقصد بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد
ناظر تالیف و تصنیف قادیان

خطبہ ۳۴/۱۲/۲۴ کو شائع ہوا۔ وہ میرے پاس ۳۴/۱۲/۲۶ کی دوپہر کو پہنچا۔ ۳۴/۱۲/۲۶ کی رات کو خواب میں القا ہوا فتمنوا الموت ان کنتم صادقین صبح کو دوپہر کے وقت حضور کا خطبہ ملا۔ جس میں تحریک جدید سال پنجم کی تحریک تھی۔ پڑھ کر دل کو اطمینان ہوا۔ اسی وقت کارڈ لکھ کر جو کچھ خدا نے توفیق دی۔ حضور کی خدمت میں وعدہ کی صورت میں پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ادا کرنے کی توفیق دے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا بھی ارشاد ہے کہ اگر تم خدا کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو قربانیوں کی صورت میں اس کی صداقت کا ثبوت دو۔ حضور دعا فرماویں اللہ تعالیٰ نے پہلے حصہ کو قبول فرمائے اور آئندہ مستقل قربانیوں کی توفیق عطا کرے تا کہ رستے میں کوئی روکاوٹ نہ آجائے۔

خاکسار عبد العزیز از چک سکندر ڈاکخانہ کھاریاں۔

تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے

بخدمت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور گذارش ہے کہ آپ کی طرف سے جو تحریک بھی پیش ہو اصل میں محرک اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہوتی ہے۔ یہ ہمارا ایمان ہے۔ مگر تحریک جدید جو حضور نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت جاری فرمائی ہے وہ ضرور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ حقہ کو مستحکم کرنے اور حضور کے ذریعہ اس کی تکمیل کرنے کی خاطر جاری فرمائی ہے میرے پاس بھی تحریک جدید کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کی ایک الٰہی شہادت ہے جس کو عرض کرتا ہوں۔

۱۔ التماس ہے کہ ۱۹۳۴ء کے آخر جب حضور نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت تحریک جدید کی بنیاد ڈالی۔ اور حضور نے اس کے متعلق خطبہ دیا۔ تو میں نے اس کو پڑھا۔ اور تحریک میں شامل ہونیکا ارادہ تھا۔ مگر ابھی وعدہ نہیں کیا تھا کہ خواب میں القا ہوا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ معلوم ہوا کہ اس میں ہر ایک شامل نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ وہی شامل ہوگا۔ جس کو خدا اپنے فضل سے چاہے گا۔ اور اسی کی اجازت کے ماتحت ہوگا۔ اس لئے جو کچھ میرے مولا نے توفیق دی وعدہ کر کے شامل ہو گیا۔

۲۔ حضور دور ثانی کے شروع ہونے سے کچھ دیر پہلے اور دور اول کے اختتام پر ایک اور خواب میں القا ہوا مِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَ مِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ چند روز کے بعد حضور کی طرف سے دور ثانی کے آغاز کی تحریک ہو گئی۔ معلوم ہوا کہ اسی کی طرف اشارہ ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا وعدہ کر کے شامل ہو گیا۔ یعنی جنہوں نے پہلا دور ختم کر لیا ہے اب دور ثانی کے انتظار میں ہیں کہ کب حکم ملے تو اپنی قربانیاں حضور کے پیش کریں۔

۳۔ پھر سال پنجم کی تحریک میں جو حضور کا

چوہدری عطاء محمد صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ ملتان کا ایڈریس اور اس کا جواب

۷ دسمبر کی شام کو جناب چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کے شورکوٹ تبدیل ہونے پر انکے اعزاز میں جماعت احمدیہ ملتان کی طرف سے دعوت طعام کا انتظام کیا گیا۔ جس میں ملتانی جماعت کے جملہ افراد اور حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی سی۔ ایس شامل ہوئے۔ دعوت کے بعد جناب چوہدری صاحب موصوف کی خدمت میں جماعت کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کا مذکور یہ تھا کہ:۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ ملتان دو سال سے زائد عرصہ آپ کی صحبت سے مستفیض اور بہرہ اندوز ہونے کے بعد نہایت درد بھرے جذبات کے ساتھ آپ کی یہاں سے تبدیلی پر آپ کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

آپ باوجود اپنے گوناگوں فرائض اور مصروفیتوں کے جماعت کے کاموں میں نہایت دلچسپی اور باقاعدگی سے حصہ لیتے رہے۔ اور بحیثیت ایک ممبر جماعت کے نظام کا جس طرح احترام کرتے رہے ہیں۔ اور پھر بحیثیت صدر جس اخلاص ہمت اور تندہی سے جماعت میں ترقی و قربانی اور خدمت کی روح پھونکنے کی کوشش فرماتے رہے ہیں۔ اس کے واسطے ہمارے دل سے جزاکم اللہ احسن الجزاء نکلتا ہے۔ اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے جناب چوہدری صاحب نے فرمایا۔ میں جماعت کی طرف سے عزت افزائی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ حضرات کی طرف سے اس سپاسنامہ میں میرے متعلق جن جذبات اور احساسات کا اظہار ہوا ہے میں اس کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن میں ان جذبات کو حسن ظنی پر محمول قرار دیتا ہوں۔ کیونکہ اپنے آپکو ان کا اہل نہیں سمجھتا۔ اور مجھے اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کا اعتراف ہے۔ بعد ازاں آپ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ جماعت احمدیہ ملتان اپنی خوش قسمتی اور خوش بختی پر جتنا بھی ناز کرے کم ہے۔ کہ ان میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نونہال رونق افروز ہے۔ اور جماعت سے استدعا کی کہ انکی صحبت سے جتنا بھی استفادہ حاصل کر سکے کم ہے۔ آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار فرمایا کہ آپکو حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحبت سے زیادہ مستفیض ہونے کا موقع نہیں ملا۔

اسکے بعد آپنے عہدیداران کا شکریہ ادا فرمایا۔ کہ انہوں نے آپکے ساتھ جماعت کے کاموں میں ہر طرح تعاون فرمایا۔ لیکن آپ نے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جماعت کیلئے ابھی ترقی کی بہت گنجائش ہے اس لئے جماعت کو پہلے سے زیادہ چستی اور بیداری کے ساتھ سلسلہ کے کاموں کو سرانجام دینے کی سعی کرنی چاہیئے۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔